

Freebooks.pk

Free Notes • Past Papers • Guides for Students

مطالعہ پاکستان — جماعت بارہویں (2nd Year، PECTAA بورڈ)

باب 4

پاکستان اور بین الاقوامی امور

خارجہ پالیسی • امریکا و چین سے تعلقات • مسئلہ کشمیر • IMF و عالمی مالیاتی ادارے



پاکستان اور بین الاقوامی امور

یہ باب پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد و راہنما اصولوں، امریکا، برطانیہ، چین، وسطی ایشیائی ریاستوں، سارک، یورپی یونین، اسلامی تعاون تنظیم، ترکیہ، مشرق وسطیٰ اور روس کے ساتھ تعلقات، مسئلہ کشمیر، عالمی منظر ناموں میں پاکستان کا کردار، اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) اور عالمی مالیاتی اداروں (بالخصوص IMF) کے ساتھ پاکستان کے تعلق پر مشتمل ہے۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو پاکستان کے علاقائی و عالمی سفارتی تعلقات اور ان کے پاکستان کی معیشت و سلامتی پر اثرات کا تنقیدی جائزہ دینا ہے۔

تعلیمی مقاصد

- پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کے مقاصد اور راہنما اصولوں کا جائزہ لینا
- امریکا، برطانیہ، چین، وسطی ایشیائی ریاستوں، سارک ممالک، یورپی یونین اور خلیجی ممالک کے ساتھ تعلقات کا تجزیہ کرنا
- پاکستان کی دفاعی اہمیت اور SDGs کے حصول کی روشنی میں ترکیہ، مشرق وسطیٰ اور روس کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لینا
- مسئلہ کشمیر اور اس کے ممکنہ حل کے پاک-بھارت تعلقات پر اثرات کا تجزیہ کرنا
- علاقائی تنظیموں (یورپی یونین، ECO) میں پاکستان کی حیثیت، کردار اور شراکت کا تنقیدی جائزہ لینا
- عالمی مالیاتی اداروں، خصوصاً IMF، کے پاکستان پر اثرات پر تبادلہ خیال کرنا

کلیدی تصورات

پاکستان کی خارجہ پالیسی: مقاصد اور راہنما اصول

کسی ملک کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور قومی مفادات کے حصول کے طریقہ کار کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے فروری 1948ء میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کا خاکہ پیش کرتے ہوئے فرمایا: 'ہماری خارجہ پالیسی دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ دوستی اور خیر سگالی پر مبنی ہے۔ ہم کسی ملک یا قوم کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے۔'



مقاصد: پاکستان کو ایک متحرک، ترقی پسند، اعتدال پسند و جمہوری اسلامی ملک کے طور پر فروغ دینا؛ بڑی طاقتوں اور ترقی پذیر ممالک سے دوستانہ تعلقات؛ کشمیر سمیت قومی سلامتی و جوہری مفادات کا تحفظ؛ تجارتی و اقتصادی تعاون کو مستحکم کرنا؛ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے مفادات کا تحفظ؛ علاقائی و بین الاقوامی تعاون کے لیے قومی وسائل کا بہترین استعمال۔

راہنما اصول: قومی سالمیت و آزادی کا تحفظ؛ دوسری قوموں کے اندرونی معاملات کا احترام؛ تنازعات کا مذاکرات و سفارت کاری سے حل؛ علاقائی سالمیت کو ترجیح؛ اقوام متحدہ کے چارٹر اور کثیر الجہتی معاہدوں کی پاسداری؛ غیر جانبداری اور توازن۔

امریکا اور برطانیہ کے ساتھ تعلقات

پاکستان اور امریکا نے اگست 1947ء میں سفارتی تعلقات قائم کیے؛ امریکا پاکستان کو تسلیم کرنے والے ابتدائی ممالک میں سے ایک تھا۔ پاکستان کا سفارت خانہ واشنگٹن میں اور امریکا کا سفارت خانہ اسلام آباد میں ہے۔ امریکا نے منگلا، تربیلا اور گول زام ڈیموں جیسے میگا منصوبوں میں مدد دی، پاکستان کا اہم اقتصادی و دفاعی شراکت دار رہا ہے اور پاکستان کی سب سے بڑی برآمدی منڈی ہے۔

پاکستان اور برطانیہ کے سفارتی تعلقات 1947ء کی آزادی سے شروع ہوئے، جن کی جڑیں نوآبادیاتی دور سے جڑی ہیں۔ برطانیہ کی ترقی پذیر ممالک ٹریڈنگ سکیم (DCTS) کے تحت پاکستانی برآمدات کو زیرو ٹیرف رسائی حاصل ہے۔ برطانیہ دفاعی تعاون کے پروگراموں کے ذریعے پاکستانی افسران کو تربیت فراہم کرتا ہے، اور برطانیہ میں مقیم پاکستانی طلبہ کی کثیر تعداد دونوں ممالک کے گہرے ثقافتی و تعلیمی روابط کی علامت ہے۔

چین کے ساتھ تعلقات

پاکستان اور چین نے مئی 1951ء میں سفارتی تعلقات قائم کیے؛ پاکستان عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کرنے والے اولین ممالک میں شامل تھا اور امریکی اتحادی ہونے کے باوجود چین کی عالمی رکنیت کے لیے کھل کر دل سے معاونت کی۔ چین آج پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار اور انفراسٹرکچر و توانائی کا بڑا سرمایہ کار ہے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) صدر شی جن پھنگ کے 'ون بیلٹ ون روڈ' اقدام کا اہم منصوبہ ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اسلحے کی دوڑ کو کنٹرول کرنے، انسداد دہشت گردی اور میری ٹائم امور پر مضبوط دفاعی تعاون ہے؛ پاک بھارت جنگوں میں چین نے کھلے دل سے پاکستان کا ساتھ دیا۔ شاہراہِ قراقرم (شاہراہِ ریشم) پاک-چین دوستی کی بڑی علامت ہے۔



وسطی ایشیائی ریاستیں اور سارک

1991ء میں سابق سوویت یونین ٹوٹنے کے بعد وجود میں آنے والی ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان، قازقستان اور کرغزستان جیسی وسطی ایشیائی ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کے ذریعے مزید فروغ پائے۔ یہ ریاستیں ساحل سمندر سے محروم ہیں اور پاکستان کا ساحل استعمال کرتی ہیں، جب کہ پاکستان کو ان کے توانائی وسائل و معدنیات درکار ہیں۔

سارک (SAARC) کی بنیاد 1985ء میں ڈھاکہ میں رکھی گئی؛ اس کے آٹھ رکن ممالک پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، مالدیپ، بھوٹان اور افغانستان ہیں۔ مقاصد: باہمی اعتماد سازی، اجتماعی خود انحصاری، معاشی و ثقافتی تعاون اور بین الاقوامی امور پر یکساں موقف۔ بھارت کی روایتی ہٹ دھرمی کے باعث سارک خطے میں کوئی فعال کردار ادا نہیں کر پا رہا، خصوصاً مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے منصفانہ موقف کے باوجود۔

یورپی یونین اور اسلامی تعاون تنظیم (OIC)

پاکستان کے یورپی یونین سے تعلقات باہمی تعاون پر مبنی ہیں؛ فرانس، برطانیہ، سوئیڈن اور جرمنی سے معاشی و دفاعی معاہدے کیے گئے ہیں۔ یورپی یونین نے پاکستان کے سیلاب متاثرین سے یکجہتی کا اظہار کیا اور امدادی کوششوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ موسمیاتی تبدیلی، تعلیم، ثقافت، سائنس و ٹیکنالوجی اور تارکین وطن کے امور پر قریبی تعاون جاری ہے۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم (اب اسلامی تعاون تنظیم، OIC) کا قیام 1969ء میں عمل میں آیا؛ اس کا صدر دفتر جدہ، سعودی عرب میں ہے۔ مسجد اقصیٰ کو آگ لگائے جانے کے بعد 1969ء میں رباط، مراکش میں اس کا پہلا اجلاس ہوا جس میں پاکستان نے بھرپور شرکت کی۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں لاہور میں منعقد ہوئی، جس میں پاکستان کی پیش کردہ فلسطینی آزادی کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ پاکستان نے مسلم امہ کے اتحاد اور اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

ترکیہ، مشرق وسطیٰ اور روس کے ساتھ تعلقات

ترکیہ نے قیام پاکستان کے فوراً بعد پاکستان کو تسلیم کیا اور مسئلہ کشمیر پر مکمل حمایت کی؛ پاک بھارت جنگوں میں اسلحہ فراہم کیا۔ اگست 2022ء میں دونوں ممالک نے تجارتی معاہدے پر دستخط کیے۔ مشرق وسطیٰ پاکستان کی معیشت کے لیے اہم ہے۔ تقریباً 5 ملین پاکستانی (بینکرز، انجینئرز اور ہنرمند افراد سمیت) وہاں مقیم ہیں، اور سعودی عرب، قطر و متحدہ عرب امارات جیسے خلیجی ممالک پاکستان کی ترسیلات زر میں 54 فی صد سے زائد حصہ ڈالتے ہیں۔ سعودی عرب مسئلہ کشمیر پر پاکستانی موقف کا حامی رہا ہے۔



پاکستان نے 2021ء کے علاوہ معاہدے (قطر-سعودی عرب-بحرین-متحدہ عرب امارات-مصر) کا خیر مقدم کیا اور یمن، شام و فلسطین کے تنازعات کے پر امن، اقوام متحدہ و OIC کی قراردادوں کے مطابق حل کی حمایت کرتا ہے۔ پاکستان اور روس (سابقہ سوویت یونین) کے تعلقات 1948ء میں شروع ہوئے؛ 1966ء میں روس نے تاشقند معاہدہ کرا کر 1965ء کی جنگ کے بعد افواج کی واپسی و مقبوضہ علاقوں کا مسئلہ حل کرایا۔ بھٹو دور میں تعلقات میں بہتری آئی اور کراچی اسٹیل مل قائم ہوئی؛ 1979ء کے افغانستان پر روسی قبضے سے تعلقات بگڑے، لیکن 1990ء کی دہائی سے تجارتی، دفاعی اور ثقافتی تعاون دوبارہ فروغ پا رہا ہے۔

مسئلہ کشمیر

قائد اعظم نے فرمایا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے؛ پاکستان کی زراعت کا انحصار کشمیر سے نکلنے والے دریاؤں پر ہے۔ جموں و کشمیر کا تنازع اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر طویل ترین زیر التوا مسائل میں سے ایک ہے؛ متعدد قراردادیں کشمیریوں کے حق خود ارادیت اور آزادانہ رائے شماری کی توثیق کرتی ہیں۔ 5 اگست 2019ء کو بھارت نے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت بین الاقوامی سطح پر ختم کر کے کشمیریوں کا حق خود ارادیت مجروح کیا۔

پہلی پاک-بھارت جنگ مسئلہ کشمیر پر 1948ء میں لڑی گئی، جس میں قبائلی لشکروں نے سری نگر تک پیش قدمی کی؛ بھارت خود سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد لے گیا۔ 1965ء کی جنگ، 1999ء کا معرکہ کارگل اور 2025ء میں پہلگام واقعے کے بعد بھارت کے آپریشن سندور کے جواب میں پاکستان کا کامیاب آپریشن بنیان موصول اسی تسلسل کی کڑیاں ہیں۔ مسئلہ کشمیر حل ہوئے بغیر پاک-بھارت تعلقات میں بنیادی بہتری ممکن نہیں۔

مسئلہ کشمیر کے ممکنہ حل کے اثرات: پاک-بھارت سفارتی تعلقات میں بہتری، تجارت میں اضافہ، جوہری خطرات میں کمی، علاقائی سلامتی و اعتماد میں اضافہ، مواصلاتی روابط کی بحالی، ثقافتی تبادلوں، سارک کی افادیت میں اضافہ (یورپی یونین طرز کے علاقائی ماڈل کی طرح) اور جموں و کشمیر کے عوام کے لیے انسانی حقوق کی صورتحال میں بہتری۔

عالمی منظر ناموں میں پاکستان کا کردار

پاکستان دنیا کی چند بڑی مسلح افواج میں شمار ہونے والا ایک تسلیم شدہ ایٹمی ریاست اور ابھرتی ہوئی معیشت ہے۔ سیٹو اور سینٹو معاہدات سے لے کر سوویت-افغان جنگ، 9/11 کے بعد کی امریکا-افغان جنگ اور مشرق وسطیٰ کی کشیدگیوں تک، پاکستان کا کردار قابل ذکر رہا ہے۔ پاکستان اقوام متحدہ، شنگھائی تعاون تنظیم، اسلامی تعاون تنظیم، دولت مشترکہ، سارک اور انسداد دہشت گردی اتحاد کا رکن ہے، اور غیر جانب دار تحریک (NAM) کی رکنیت بھی رکھتا ہے۔



2008ء کے مثبتی حملوں کے بعد پاک-بھارت تعلقات میں کشیدگی بڑھی، اور اگست 2019ء میں بھارت کے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کرنے کے بعد تعلقات مزید متاثر ہوئے۔ پاکستان اقوام متحدہ کے امن مشنز میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے، جوہری توانائی پر بین الاقوامی کنٹرول کا حامی رہا ہے، کانگو سمیت کئی ممالک میں امن دستے بھیجے ہیں، اور سری لنکا، کیوبا اور لیبیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنوانے میں مدد دی ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ محکوم و غلام قوموں کے حق خود ارادیت کی حمایت کی ہے، اسی لیے کشمیر و فلسطین کے عوام کا ساتھ دیتا ہے۔

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) اور عالمی مالیاتی ادارے

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) وسطی ایشیا اور جنوبی ایشیا کو یکجا کرتی ہے؛ پاکستان اس پلیٹ فارم سے علاقائی امن و ترقی کو اولین اہمیت دیتا ہے، تاہم پاک-بھارت کشیدگی تجارت کے فروغ میں رکاوٹ ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)، عالمی بینک، یورپی مرکزی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن جیسے عالمی مالیاتی ادارے پائیدار ترقی کے لیے کام کرتے ہیں، مگر قرض کو سخت اقتصادی شرائط (ٹیکس اضافہ، اخراجات میں کمی) سے مشروط کرنے پر تنقید کا نشانہ بھی بنتے ہیں۔

IMF 1945ء میں قائم ہوا اور اس کا صدر دفتر واشنگٹن میں ہے۔ پاکستان نے ایوب خان سے لے کر میاں محمد شہباز شریف تک تقریباً ہر دور حکومت میں IMF کے قرض پروگرام لیے۔ 2023ء میں مخلوط حکومت نے تین ارب ڈالر کے معاہدے سے ڈیفالٹ سے بچت کی؛ زر مبادلہ ذخائر کی کمی کے باعث پاکستان کے لیے IMF پروگراموں پر انحصار تاحال ناگزیر ہے۔

اہم تعریفات

خارجہ پالیسی کی تعریف کریں۔

کسی ملک کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور قومی مفادات کے حصول کے طریقہ کار کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔

سارک (SAARC) کیا ہے؟

1985ء میں ڈھاکہ میں قائم ہونے والی جنوبی ایشیائی ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون، جس کے آٹھ رکن ممالک ہیں۔

CPEC کیا ہے؟



چین پاکستان اقتصادی راہداری، جو چین کے 'ون بیلٹ ون روڈ' اقدام کا اہم منصوبہ ہے اور دونوں ممالک کے مابین رابطوں و انفراسٹرکچر کو بہتر بناتا ہے۔

او آئی سی (OIC) کیا ہے؟

1969ء میں قائم ہونے والی اسلامی تعاون تنظیم، جس کا صدر دفتر جدہ، سعودی عرب میں ہے۔

IMF کیا ہے؟

1945ء میں قائم ہونے والا بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، جو رکن ممالک کو معاشی خسارے پر قابو پانے کے لیے قرضے اور معاونت فراہم کرتا ہے۔

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کیا ہے؟

وسطی ایشیا اور جنوبی ایشیا کو یکجا کرنے والی تنظیم جو رکن ممالک کے مابین روابط اور تعاون کو فروغ دیتی ہے۔

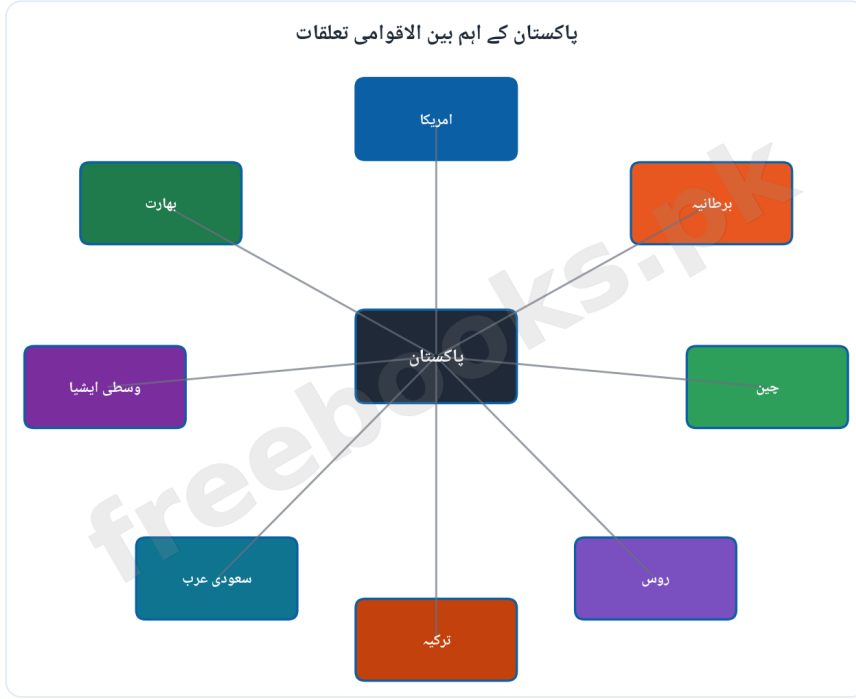
اہم حقائق و خلاصہ جدول

عنوان	خلاصہ
پاک-امریکا سفارتی تعلقات	اگست 1947ء
پاک-چین سفارتی تعلقات	مئی 1951ء
سارک کا قیام	1985ء، ڈھاکہ
OIC کا قیام	1969ء
دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس	1974ء، لاہور
پہلی پاک-بھارت جنگ (کشمیر)	1948ء
معرکہ کارگل	1999ء
بھارت کا کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کرنا	5 اگست 2019ء
تاشقند معاہدہ	1966ء
IMF کا قیام	1945ء، واشنگٹن



خاکہ جات

پاکستان کے اہم بین الاقوامی تعلقات: امریکا، برطانیہ، چین، ترکیہ، سعودی عرب و روس کے ساتھ تعلقات کا خاکہ



پاکستان کے اہم بین الاقوامی تعلقات

پاکستان کی رکنیت رکھنے والی تنظیمیں: اقوام متحدہ، ECO، OIC، سارک، دولت مشترکہ اور شنگھائی تعاون تنظیم کا خاکہ



پاکستان کی رکنیت رکھنے والی تنظیمیں



پاکستان کی رکنیت رکھنے والی تنظیمیں

مختصر سوالات و جوابات

پاکستان کی صنعتی اور فنی شعبہ جات میں روس کی معاونت کا مختصر بیان کریں۔
روس کے تعاون سے کراچی میں اسٹیل مل قائم کی گئی جو پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے، نیز توانائی و دفاعی شعبوں میں بھی تعاون رہا ہے۔

پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے اقتصادی راہداری منصوبہ کیا ہے؟
چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) چین کے 'ون بیلٹ ون روڈ' اقدام کا اہم منصوبہ ہے جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان رابطے اور انفراسٹرکچر بہتر بنانا ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کو بنانے کا کیا مقصد تھا؟
دوسری جنگ عظیم کے بعد توازنِ ادائیگی کے مسائل کے شکاریورپی ممالک کی مدد کے لیے 1945ء میں IMF قائم کیا گیا۔

یورپی یونین کن شعبوں میں پاکستان سے تعاون کر رہا ہے؟
موسمیاتی تبدیلی، تعلیم، ثقافت، سائنس و ٹیکنالوجی، ڈیجیٹلائزیشن اور تارکینِ وطن کے امور پر تعاون جاری ہے۔
خارجہ پالیسی کی تعریف تحریر کریں۔



کسی ملک کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور قومی مفادات کے حصول کے طریقہ کار کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔

وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام تحریر کریں۔
ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان، قازقستان اور کرغزستان۔

تفصیلی سوالات و جوابات

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کا تجزیہ کریں۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی قومی سالمیت و آزادی کے تحفظ، دوسری قوموں کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، تنازعات کے پرامن حل، علاقائی سالمیت کی ترجیح اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی پاسداری جیسے اصولوں پر قائم ہے۔ قائد اعظم کے فروری 1948ء کے بیان کے مطابق یہ پالیسی دوستی و خیر سگالی پر مبنی ہے اور کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتی۔ اس کا مقصد پاکستان کو ایک متحرک، اعتدال پسند اسلامی ملک کے طور پر فروغ دینا اور قومی مفادات (کشمیر، جوہری تحفظ، اقتصادی تعاون) کا تحفظ کرنا ہے۔

پاکستان کے امریکا کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لیں۔

پاکستان اور امریکا کے سفارتی تعلقات اگست 1947ء میں قائم ہوئے۔ امریکا نے منگلا، تریلا اور گول زام ڈیموں جیسے میگا منصوبوں میں مدد دی اور طویل عرصے سے پاکستان کا اہم اقتصادی و دفاعی شراکت دار رہا ہے، نیز پاکستان کی سب سے بڑی برآمدی منڈی بھی ہے۔ دونوں ممالک کے مابین دفاعی معاملات، دہشت گردی، ماحولیاتی تبدیلی، توانائی اور صحت جیسے امور پر باقاعدہ بات چیت ہوتی ہے، اور تعلیمی و عوامی روابط بھی مضبوط ہیں۔

پاکستان کے مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔

مشرق وسطیٰ گہری مذہبی و ثقافتی وابستگی، اقتصادی و دفاعی تعاون اور تقریباً 5 ملین پاکستانیوں کی موجودگی کے باعث پاکستان کی خارجہ پالیسی کے لیے اہم خطہ ہے۔ سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات جیسے خلیجی ممالک پاکستان کی ترسیلات زر میں 54 فی صد سے زائد حصہ ڈالتے ہیں۔ سعودی عرب مسئلہ کشمیر پر پاکستانی موقف کا حامی رہا ہے۔ پاکستان نے 2021ء کے علاحدہ معاہدے کا خیر مقدم کیا، یمن و شام کے بحرانوں کے پرامن حل کی حمایت کرتا ہے اور فلسطین کے مسئلے کا حل اقوام متحدہ و OIC کی قراردادوں کے مطابق چاہتا ہے۔



پاکستان کا اسلامی تعاون کی تنظیم میں کردار واضح کریں۔

پاکستان نے 1969ء میں OIC کے قیام سے لے کر آج تک ہر اجلاس میں بھرپور شرکت کی ہے۔ 1974ء کی دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس (لاہور) میں پاکستان کی پیش کردہ فلسطینی آزادی کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ پاکستان نے مسلم امہ کے اتحاد، مسلمانوں کے حق میں تحریکوں کی حمایت اور اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، جس کا پوری اسلامی برادری اعتراف کرتی ہے۔

مسئلہ کشمیر کا تجزیہ کریں۔

مسئلہ کشمیر پاکستان و بھارت کے درمیان دیرینہ تنازع ہے جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر طویل ترین زیر التوا مسائل میں سے ایک ہے۔ متعدد قراردادیں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی توثیق کرتی ہیں، مگر بھارت نے 5 اگست 2019ء کو خصوصی حیثیت ختم کر کے اس کی تنازع حیثیت کو یکطرفہ طور پر بدلنے کی کوشش کی۔ 1948ء کی پہلی جنگ سے لے کر 1965ء، 1999ء کے کارگل معرکے اور 2025ء کے حالیہ تصادم تک، یہ مسئلہ حل نہ ہونے کی وجہ سے پاک-بھارت تعلقات میں مستقل کشیدگی رہی ہے۔

معروضی سوالات (MCQs)

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس 1969ء میں منعقد ہوا: (الف) ریاض میں (ب) تہران میں (ج) جدہ میں (د) رباط میں

درست جواب: (د) رباط میں۔ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس 1969ء میں رباط، مراکش میں منعقد ہوا۔

پاکستان اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے: (الف) 1948ء میں (ب) 1949ء میں (ج) 1950ء میں (د) 1951ء میں

درست جواب: (د) 1951ء میں۔ پاکستان اور چین نے مئی 1951ء میں سفارتی تعلقات قائم کیے۔

1991ء میں شکست و ریخت ہوئی: (الف) سابق سوویت یونین کی (ب) یوکرین کی (ج) سوڈان کی (د) ویتنام کی

درست جواب: (الف) سابق سوویت یونین کی۔ 1991ء میں سابق سوویت یونین ٹوٹ کر کئی آزاد ریاستوں میں تقسیم ہو گئی۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کشمیر پر پہلی قرارداد منظور کی: (الف) 1947ء میں (ب) 1948ء میں (ج) 1951ء میں (د) 1953ء میں

درست جواب: (ب) 1948ء میں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کشمیر پر اپنی پہلی قرارداد 1948ء میں منظور کی۔



بھارت نے جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کی: (الف) 1965ء میں (ب) 1971ء میں (ج) 1999ء

میں (د) 2019ء میں

درست جواب: (د) 2019ء میں۔ بھارت نے 5 اگست 2019ء کو مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کی۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- پاک-امریکا تعلقات: اگست 1947ء؛ پاک-چین تعلقات: مئی 1951ء
- سارک: 1985ء، ڈھاکہ، 8 رکن ممالک؛ OIC: 1969ء، صدر دفتر جدہ
- CPEC = ون بیلٹ ون روڈ کا حصہ؛ شاہراہ قراقرم = شاہراہ ریشم
- مسئلہ کشمیر: پہلی جنگ 1948ء، کارگل 1999ء، خصوصی حیثیت کا خاتمہ 2019ء
- تاشقند معاہدہ 1966ء (روس کی ثالثی)
- IMF کا قیام 1945ء، صدر دفتر واشنگٹن
- ECO = وسطی ایشیا + جنوبی ایشیا کو یکجا کرنے والی تنظیم
- پاکستان کی رکنیت: اقوام متحدہ، OIC، ECO، سارک، دولت مشترکہ، NAM

امتحانی نکات

- ہر ملک کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام کا سال الگ الگ یاد رکھیں
- کشمیر سے متعلق تمام تاریخیں (1948، 1965، 1999، 2019، 2025) ترتیب سے یاد کریں
- بین الاقوامی تنظیموں کے قیام کے سال اور صدر دفتر کا موازنہ کریں
- قائد اعظم کے خارجہ پالیسی بیان کا حوالہ درست الفاظ میں یاد رکھیں
- IMF پروگراموں سے وابستہ حکومتوں کی فہرست ترتیب سے دہرائیں

